

اپنی اصلاح کا
نسخہ

23-July-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھر بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْتَقِيَ اللّٰهَ عَدَا رَاضِيًا، فَلْيَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اُس سے

چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۸۳، حدیث: ۶۰۸۳)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے

اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ مسلمان کی

نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔⁽¹⁾

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُو اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ و غیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوبی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد تُوْد آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنوں! اپنی اور دوسروں کی اصلاح کے لیے کوشش کرنا اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ آج ایک تعداد ہے جو اس مقصد کو بھولتی جا رہی ہے، اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ مُحَاسَبَہ نَفْس (یعنی یہ غور کرنا کہ میں کیسے عمل کرتی ہوں) بھی ہے، آج ہم مُحَاسَبَہ نَفْس کی اَھَمِیَّت اور اس کے فوائد سے متعلق سُنیں گی۔ بزرگوں کے مُحَاسَبَہ نَفْس کے کچھ واقعات بھی سُنیں گی، آج کے دور میں ہم روزانہ کی بنیاد پر اپنے اعمال کا جائزہ کس طرح کر سکتی ہیں؟ اس بارے میں بھی کچھ باتیں بیان ہوں گی۔ اللہ کرے! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سُننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

آئیے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

اجتماع میں حاضر ہونا اصلاح کا سبب بن گیا

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ کے صفحہ نمبر 363 پر لکھا ہے: ایک دن حضرت سیدنا منصور بن عمار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لوگوں کو وَعظ و نصیحت کرنے کے لئے مُنبر پر تشریف لائے اور انہیں عذابِ الہی سے ڈرانے اور گناہوں پر ڈانٹنے لگے۔ قریب تھا کہ لوگ شدت بے چینی سے تڑپ تڑپ کر مَر جاتے۔ اس محفل میں ایک گنہگار نوجوان بھی مَوْجُود تھا، جو اپنے گناہوں کی وجہ سے قَبْر میں اترنے کے مُتعلّق کافی پریشان تھا۔ جب وہ آپ کے اجتماع سے واپس گیا تو یوں لگتا تھا جیسے بیان اُس کے دل پر بہت زیادہ اَثْر آنداز ہو چکا ہو۔ وہ اپنے گناہوں پر نادِم ہو کر اپنی ماں کی خِدمت میں حاضر ہو اور عرض کی: ”اے میری امی جان! آپ چاہتی تھیں کہ میں شیطانی کھیل کو د اور خُدائے رَحْمٰن کی نافرمانی چھوڑ دوں، لہذا آج سے میں اسے چھوڑتا ہوں (یعنی اُس نے اپنی اصلاح کا پکا ارادہ کر لیا)۔“ اُس نے اپنی امی جان کو یہ بھی بتایا کہ میں حضرت سیدنا منصور بن عمار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے اجتماعِ پاک میں حاضر ہوا اور اپنے گناہوں پر بہت نادِم ہوا۔ چنانچہ، ماں نے کہا: ”اے میرے بیٹے! تمام خُوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں، جس نے تجھے بڑے اچھے انداز سے اپنی بارگاہ کی طرف لوٹایا اور گناہوں کی بیماری سے شِفا عطا فرمائی اور مجھے بڑی اُمید ہے کہ اللہ پاک میرے تجھ پر رونے کے سبب تجھ پر ضرور رَحْم فرمائے گا اور تجھے قبول فرما کر تجھ پر اِحسان فرمائے گا، پھر اس نے پوچھا: اے بیٹے! نصیحت بھر اصلاحی بیان سُننے وقت تیرا کیا حال تھا؟“ تو اس نے جواب میں چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم یہ ہے:

”میں نے توبہ کے لئے اپنا دامن پھیلا دیا ہے اور اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے فرماں بردار بن گیا ہوں۔ جب بیان کرنے والے نے میرے دل کو اطاعتِ الہی طرف بلایا تو میرے دل کے تمام تالے کھل گئے۔ اے میری امی جان! کیا میرا مالک و مولیٰ میری گناہوں بھری زندگی کے باوجود مجھے قبول فرمائے

گا۔ ہائے افسوس! اگر میرا مالک مجھے ناکام و نامراد واپس لوٹا دے یا اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے سے روک دے تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔"

پھر وہ نوجوان دن کو روزے رکھتا اور راتوں کو قیام کرتا، یہاں تک کہ اس کا جسم کمزور ہو گیا، گوشت جھڑ گیا، ہڈیاں خشک ہو گئیں اور رنگ زرد ہو گیا۔ ایک دن اس کی والدہ محترمہ اس کے لئے پیالے میں سنتو لے کر آئی اور اصرار کرتے ہوئے کہا: "میں تجھے اللہ پاک کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ یہ پی لو، تمہارا جسم بہت تکلیف اٹھا چکا ہے۔" چنانچہ، ماں کی بات مانتے ہوئے جب اس نے پیالہ ہاتھ میں لیا تو بے چینی و پریشانی سے رونے لگا اور اللہ پاک کے اس فرمانِ عالیشان کو یاد کرنے لگا:

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادِي سَيْعُهُ تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْعَرَفَانَ: بڑی مشکل سے اس کے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور ایسا لگے گا نہیں کہ اُسے گلے سے اُتار لے۔ (پ ۱۳، ابراہیم: ۱۷) پھر اس نے زور زور سے رونا شروع کر دیا اور زمین پر گر گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا انتقال ہو گیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۶۳ ملخصاً)

پساری پساری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دن رات گناہوں میں مشغول رہنے والا نوجوان ایک اجتماع میں حاضر ہوا اور اس میں ہونے والے رقت انگیز بیان کو سنا، تو اس کے دل میں ایسا مدنی انقلاب اور اپنی اصلاح کا جذبہ پیدا ہوا کہ ساری ساری رات اللہ پاک کی عبادت کرتا، دن میں روزہ رکھتا اور خوفِ خدا کے باعث ہر وقت اپنے پچھلے گناہوں پر شرمندہ رہتا۔ اسی کیفیت میں وہ اس دُنیا سے رخصت ہوا۔ اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنا بڑی سعادت کی بات، اپنا محاسبہ اور اپنی اصلاح کرنے کا زبردست نسخہ ہے کہ اس کی برکت سے جہاں اجر و ثواب کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے، وہیں بہت سے لوگوں کو توبہ کی بھی توفیق، اپنا محاسبہ کرنے اور اپنی اصلاح کرنے ذہن بتا

ہے۔ لہذا ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں اجتماعی طور پر ضرور شرکت کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ مبارک اجتماعات، تلاوتِ قرآن، نعتِ رسول، سنتوں بھرے بیان، رِقَّتِ اَنْگیز دُعا اور صَلوٰۃ و سَلَام اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے دیے جانے والے علم و حکمت کے ارشادات سے مالا مال ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں شرکت کی برکت سے نہ صرف علم دین سیکھنے کا موقع ہاتھ آتا ہے بلکہ حَقُوْقُ اللّٰہ کی پاسداری کے ساتھ ساتھ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا جذبہ ملتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آج ہم دیکھتی ہیں کہ ایک تعداد ہے جو طرح طرح کی پریشانیوں میں مُبْتَلَا نظر آتی ہے، کسی کے گھر کے آخر اجات پورے نہیں ہوتے۔ کوئی قرضوں کی شکار ہے، کوئی کرونا وائرس کی وبا کی وجہ سے متاثر ہے، الغرض! ہمارے معاشرے میں تنگ دستی اور بے برکتی کا رونا رونے والے لوگ بہت ہیں، غور کیجئے! کہیں اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ ہم گناہ کرتی نہیں ڈرتی؟ مصیبتوں کا سبب کہیں ہماری اپنی ہی بد اعمالیاں ہی تو نہیں ہیں؟ کیونکہ آج کل ہمارے معاشرے میں گناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی اللہ پاک کے حقوق ضائع کرنے کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور گناہ کرنا بہت آسان ہو چکا ہے، ضروریات و سہولیات حاصل کرنے کی حد سے زیادہ کوشش نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخرت سے مکمل غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی کوشش میں لگی رہنا، لوگوں کے عیب

اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، کسی کو بلا اجازت شرعی تکلیف دینا، قرض دبا لینا، کسی کی چیز وقتی طور پر لے کر واپس نہ کرنا، اسلامی بہنوں کو بُرے اَلقَاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوجود بلا اجازت استعمال کرنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُنانا، ماں باپ کی نافرمانی اور اُنہیں ستانا، امانت میں خیانت، دھوکہ دہی، بدنگاہی، عورتوں کا مردوں کی نقل کرنا، بے پردگی، غُرور، تَنَكُّبُ، حَسَد، رِیَاکاری، اپنے دل میں کسی اسلامی بہنوں کا بُغْض و کینہ رکھنا، کسی اسلامی بہن کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا، غصہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کا لالچ، عزت کی خواہش، کجسوس، خود پسندی وغیرہ معاملات ہمارے معاشرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے! اِس قدر گناہوں کے باوجود بھی اگر ہمیں پریشانیوں کا سامنا نہ ہو تو کیا ہو؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اگر ہم ترقی و برکت کی خواہش مند ہیں، طرح طرح کی مصیبتوں اور محرومیوں سے بچنا چاہتی ہیں تو ہمیں گناہوں کی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا اور نیکیوں سے تعلق جوڑنا ہو گا۔ اللہ کرے! ہم گناہوں سے بچنے والی بن جائیں اور ہماری پریشانیاں دور ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

مُحَاسَبَہٗ نَفْسٍ اور قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس میں شک نہیں کہ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی کثرت کرنے کا ایک بہترین طریقہ استقامت کے ساتھ اپنے اعمال پر غور و فکر کرنا بھی ہے۔ جو اسلامی بہن اِس

بہترین عادت کو اپنالے اور روزانہ اپنا محاسبہ (Self accountability) کرے تو اُس کے کردار میں خود بخود نکھار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، وہ گناہوں سے پیچھا چھڑانے لگتی ہے، اعمال کے بارے میں غور و فکر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 28 سُورَةُ الْحَشْرِ کی آیت نمبر 18 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَتَنْتَظِرُوا
 تَرْجَمَةً كُنُزِ الْعَرْفَانِ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر
 نَفْسٍ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (پ ۲۸، الحشر: ۱۸) جان دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے

اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا: اپنا محاسبہ کر لو، اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اعمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔⁽¹⁾ تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: اس آیت سے معلوم ہوا! ایک گھڑی غور و فکر کرنا بہت سے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔ اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا بہت افضل عمل ہے اور یہی مراقبہ ہے۔

(صراط الجنان، ۱۰/۸۹ ملقطاً)

احادیثِ کریمہ میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کئی مرتبہ اعمال کا محاسبہ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آئیے اس بارے میں چند فرامینِ مُصْطَفٰی سنی ہیں، چنانچہ

اِحْتِسَابُ (غور و فکر) کے مُتَعَلِّقِ فَرَامِیْنِ مُصْطَفٰی

1. ارشاد فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اُس کے انجام کے بارے میں غور کر لو، اگر وہ اچھا ہے تو

1... تفسیر ابن کثیر، پ ۲۸، الحشر، تحت الآیة: ۱۸، ۸/۱۰۶

2... کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، التودۃ والتانی والتبیین، الجزء ۳، ۳/۲۴، حدیث: ۵۶۷۳

اُسے کر گزرو اور اگر اُس کا نتیجہ (Result) غلط ہو تو اُس سے باز رہو۔ (2)

2. ارشاد فرمایا: عقل مند کے لئے ایک گھڑی ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ (3)

3. ارشاد فرمایا: (اُمورِ آخرت میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (4)

محاسبہ نفس کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیت مبارکہ، اُس کی تفسیر اور فرامینِ مصطفیٰ سے معلوم ہوا! ہمارے دین میں اپنا محاسبہ کرنے کی زبردست ترغیب دلائی گئی ہے، کیونکہ ☆ محاسبہ نفس کی وجہ سے انسان گناہوں سے بچنے لگتا ہے۔ ☆ نیکیاں کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ☆ اللہ پاک اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ دل میں خوفِ خدا بیدار ہوتا ہے۔ ☆ انسان کے ظاہر و باطن میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ ☆ موت سے پہلے موت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ اللہ پاک کی نیک بندوں کے نقش قدم پر چلنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ اچھی عادتیں بنتی ہیں، ☆ بُری خصلتوں سے چھٹکارے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ الغرض محاسبہ نفس کی وجہ سے دنیا میں بھی آسانیاں ہو جاتی ہیں اور آخرت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارا دین محاسبہ نفس کی بڑی تلقین کرتا ہے۔ آئیے! محاسبہ نفس کی تعریف سنتی ہیں،

تاکہ ہم زیادہ اچھے انداز میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں، چنانچہ

محاسبہ کیا ہے؟

3... شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ... الخ، ۱۶۴/۳، حدیث: ۶۷۷۷

4... کنز العمال، کتاب الاخلاق، التفکر، الجز ۳، ۴۸/۲، حدیث: ۵۷۰۷

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنی مشہور کتاب ”احیاء العلوم“ میں فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت، مقدار میں زیادتی اور نقصان پہنچانے کے لیے جو غور کیا جاتا ہے اُسے محاسبہ کہتے ہیں، اگر بندہ (اور بندی) اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تاکہ اُسے کمی بیشی کا علم ہو جائے، یہی محاسبہ ہے۔

(احیاء العلوم، ۵/۳۱۹)

غور و فکر کسے کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ امیرِ اہلسُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ذہن دیتے رہتے ہیں، انسان کو چاہئے کہ اُخروی اعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فکر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اصلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخروی اعتبار سے فائدہ دینے والے نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اقدامات کرے۔ استقامت کے ساتھ اپنے اعمال کا جائزہ لینے سے خوب خوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمُ اَجْمَعِينَ نہایت استقامت کے ساتھ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے تھے اور اس سے کسی صورت بھی غفلت اختیار نہ کرتے تھے۔ آئیے! اسی بارے میں بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمُ اَجْمَعِينَ کے کچھ واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

اللہ پاک سے ڈرتے رہو!

حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں ایک باغ میں گیا تو وہاں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی آواز سُنی، ہم دونوں کے درمیان ایک دیوار حائل تھی اور وہ کہہ رہے تھے: عمر، خُطاب کا بیٹا اور امیر المؤمنین کا منصب! واہ کیا خوب! اے عمر! اللہ پاک سے ڈرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہیں سخت عذاب دے گا۔

(تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، فصل فی نبذ من سیرتہ، ص ۱۰۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابی ہیں۔ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے

سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۵۲۶/۲، حدیث:

۳۶۸۳ مفہوماً) ☆ جن کو حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی زبان مبارک سے جنتی ہونے کی

خوشخبری عطا فرمائی۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۵۲۵/۲، حدیث:

۳۶۷۹ مفہوماً) ☆ جن کے بارے میں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی

ہے: اے اللہ کریم! حضرت عمر بن خطاب (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ (ابن ماجہ،

کتاب السنۃ، فضل عمر، ۷۷/۱، حدیث: ۱۰۵) ☆ جن کی رائے کے مطابق قرآن کریم کی آیات مبارکہ

آئیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقة، ص ۹۹)

کردارِ فاروقی پر عمل کیجئے!

اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اپنے اعمال

کا محاسبہ کرتے اور خود کو نصیحتیں کرتے کہ اے عمر! اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اے عمر! اللہ پاک سے

ڈرتے رہو۔ جب اُن کے محاسبہِ نفس کا یہ حال ہے تو ہم جو گناہوں میں ڈوبی ہوئی ہیں، دن رات غفلتوں

میں زندگی گزار رہی ہیں، ہمارے پاس تو نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہمیں اپنے محاسبہِ نفس کرنے کی کتنی

ضرورت ہوگی؟۔ آئیے! اللہ پاک کے ایک نیک بندے کا واقعہ سنتی ہیں کہ وہ اپنا محاسبہ کس طرح کرتے

تھے، چنانچہ

دنوں اور گناہوں کا حساب

حضرت تَوْبَةَ بْنِ صَبَّهٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے ایک دن حساب لگایا تو اُن کی عمر 60 سال تھی، دنوں کا حساب کیا تو اکیس ہزار پانچ سو (21500) دن بنے۔ انہوں نے چیخ ماری اور فرمایا: ہائے افسوس! (اگر میں نے روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو) میں حقیقی بادشاہ (یعنی اللہ پاک) سے اکیس ہزار پانچ سو (21500) گناہوں کے ساتھ ملاقات کروں گا اور جب روزانہ دس ہزار (10,000) گناہ ہوں گے، تو کیا صورتِ حال ہوگی، یہ سوچ کر آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے کسی کہنے والے کو اُن کے متعلق کہتے ہوئے سنا: ”اے شخص! فردوسِ اعلیٰ کی طرف جاؤ۔“

(احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة، بیان حقیقة المحاسبة بعد العمل، ۱۳۹/۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! یقیناً یہ تو سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ حضرت تَوْبَةَ بْنِ صَبَّهٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ گناہوں میں مبتلا ہوں گے، یقیناً اُن کی پاکیزہ زندگی گناہوں سے بہت دُور ہوگی، لیکن اس حکایت سے ہم اپنی حالت پر غور کریں۔ کیونکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دن میں ایک نہیں درجنوں بلکہ سینکڑوں گناہ کرتی ہوں گی، کیونکہ بد قسمتی سے اب تو قدم قدم پر گناہوں کے مواقع نظر آتے ہیں۔ پہلے انسان تنہائی اختیار کر کے گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو سکتا تھا، مگر اب موبائل کی صورت میں گناہوں سے بچنے والی تنہائی بھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہوگی، دن بھر میں کئے جانے والے ان گناہوں کو اپنی زندگی کے دنوں سے ضرب دیں گی تو نتیجہ شاید لاکھوں میں آئے گا۔ غور کیجئے! اتنے سارے گناہوں کے ساتھ ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں کیسے پیش ہوں گی۔ اس لیے ابھی بھی وقت ہے، ابھی ہم کچی سچی توبہ کر لیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پکا ارادہ کر لیں اور اے کاش! ہر روز سونے سے پہلے دن بھر کے اعمال

پر غور و فکر کرنے کی توفیق بھی نصیب ہو جائے۔

اس حکایت سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی، جو کوئی مسلمان اپنے اعمال پر غور و فکر کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتا ہے، اللہ پاک بندوں میں یہ اعلان (Announcement) کرواتا ہے کہ وہ جنت میں چلا گیا۔ لہذا ہمیں بھی محاسبہ نفس یعنی غور و فکر کرنے کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

محاسبہ نفس کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو مسلمان ”آخرت“ میں فائدہ کمانے کا ارادہ رکھتا ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اعمال پر غور کرے، جو اعمال اُس کو فائدہ دلوانے میں معاون (Contributor) ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اس فائدے کے حصول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، اگر وہ مسلمان اس طرح اپنا احتساب جاری رکھے گا تو اللہ پاک کی توفیق سے کامیابی حاصل کرے گا اور فائدے کے طور پر اِنْ شَاءَ اللہ اُسے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ اگر ایسا کرنے کی بجائے ”خوابِ غفلت“ کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ دوزخ میں داخلے کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ (وَالْعِيَادُ بِاللّٰهِ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں غور و فکر کرنے کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ نے آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا بہترین مجموعہ بنام ”مدنی انعامات“ سوالات کی صورت میں عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طلبہ علم دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83، بچوں اور بچیوں کے لئے 40، اسپیشل (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں۔

مدنی انعامات کی اہمیت

پساری پساری اسلامی بہنو! ”مدنی انعامات“ کا عظیم تحفہ نہ صرف بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ کی یاد دلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غور و فکر کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، ان مدنی انعامات پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتی ہیں، مدنی انعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سوالات کے جوابات میں خود ہی ”ہاں“ یا ”نا“ کے ذریعے اپنے اعمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتی ہوئے اپنی غلطیوں کو سدھار سکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ و طالبات روزانہ ”غور و فکر“ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے بھرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں آنے والی رُکاوٹیں اللہ پاک کے فضل و کرم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں، پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کوشش کرنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ اگر آپ یہ رسالہ اپنے پاس رکھیں گی، بار بار دیکھتے رہیں گی، غور و فکر کرتی رہیں گی تو نہ صرف آخرت کی یاد پیدا ہوگی بلکہ نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔ مدنی انعامات کا یہ رسالہ خود کو نصیحت کرنے کا بہترین ذریعہ (Source) ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ بھی خود کو نصیحت کے لیے مختلف انداز اختیار کرتے تھے، چنانچہ

اپنا احتساب کرنے والے بزرگ

حضرت ابو مسلم خَوْلَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بارے میں منقول ہے: ”انہوں نے ایک چابک (کوڑا) لٹکا رکھا تھا اور فرماتے: ”چار پاؤں والے جانوروں سے زیادہ میں اس کا حق دار ہوں۔“ جب کچھ سُستی

محسوس کرتے تو اپنی پنڈلی پر چابک (کوڑے) سے ایک یا دو چوٹیں لگاتے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۲/۲۰۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

کھانے کی سنتیں اور آداب

پساری پساری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی جانب لاتے ہوئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہور زمانہ کتاب ”فیضانِ سنت“ پہلی جلد کے صفحہ نمبر 302 سے کھانے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: ﴿سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تکلیہ (یعنی ٹیک) لگا کر نہیں کھاتے تھے۔ (ابو داؤد، ۴۸۸/۳، حدیث: ۳۷۹۷ مُلَخَّصًا) ﴿میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ (بخاری، ۲۴/۳، حدیث: ۵۵۳۸۶ مُلَخَّصًا) ﴿جو کچھ مل جاتا کھالیتے۔ (مسلم، ص ۱۱۳۴، حدیث: ۲۰۵۲ مُلَخَّصًا) ﴿نہ تو گھر والوں سے کھانا مانگتے اور نہ اُن کے سامنے خواہش (یعنی فرمائش) ظاہر کرتے، اگر وہ پیش کرتے کھالیتے، وہ جو کچھ سامنے رکھتے قبول فرمالیتے اور جو کچھ پلاتے وہ پی لیتے۔ (اتحاف السادة، ۲۴۸/۸، مُلَخَّصًا) ﴿بعض اوقات خود اٹھ کر کھانے پینے کی چیز لے لیتے۔ (ابو داؤد، ۵/۴، حدیث: ۳۸۵۶ مُلَخَّصًا) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے سامنے سے۔ (شعب الایمان، ۴۹/۵، حدیث: ۵۸۴۶ مُلَخَّصًا) ﴿تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۵۵۹/۵، حدیث: ۳ مُلَخَّصًا) ﴿اور بعض اوقات چار انگلیوں سے بھی کھالیتے۔ (جامع صغید، ص ۲۵۰، حدیث: ۶۹۴۲ مُلَخَّصًا) مگر دو انگلیوں سے نہ کھاتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے۔ (فیض القدیر، ۲۴۹/۵، حدیث: ۶۹۴۰ مُلَخَّصًا) ﴿جو کے بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھالیا کرتے۔ (بخاری، ۵۳۱/۳، حدیث: ۵۳۱۰ مُلَخَّصًا) ﴿آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کھانا اکثر کھجور اور پانی پر مشتمل ہوتا۔ (بخاری، ۵۲۳/۳، حدیث: ۵۳۸۳ مُلَخَّصًا) ﴿آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ دودھ اور کھجور ایک ساتھ استعمال فرماتے اور ان کو دو عمدہ کھانے قرار دیتے۔ (مسند امام احمد، ۵/۳۸۵، حدیث: ۵۸۹۳، ملخصاً) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ کھانا گوشت تھا۔ (ترمذی، ۵/۵۳۳، حدیث: ۷۸، ملخصاً) ﴿آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: گوشت کانوں کی سننے کی طاقت کو بڑھاتا ہے اور دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار ہے۔ اگر میں اللہ کریم سے سوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت عطا کرے تو عنایت فرماتا۔ (اتحاف السادة، ۸/۲۳۸، ملخصاً) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گوشت اور گدو سے تڑید بنا کر کھاتے (یعنی گوشت اور گدو شریف کے سالن میں روٹی کے ٹکڑے اچھی طرح بھگو کر کھالیتے)۔ (اتحاف السادة، ۸/۲۳۹، ملخصاً) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب گوشت کھاتے تو اُس کی طرف مبارک سر کونہ جھکاتے۔ (اتحاف السادة، ۸/۲۳۹، ملخصاً) بلکہ اُس کو اپنے منہ مبارک کی طرف اٹھاتے اور پھر مبارک دانتوں سے کاٹتے۔ (ترمذی، ۳/۳۲۹، حدیث: ۱۸۲۲، ملخصاً) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بکری (اور بکرے) کے گوشت میں بازو اور کندھا پسند تھا۔ (ترمذی، ۳/۳۳۰، حدیث: ۱۸۲۲، ملخصاً) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گردے (کھانا) ناپسند فرماتے تھے کیوں کہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں۔ (کنز العمال، ۷/۴۱، حدیث: ۱۸۲۱۲، ملخصاً) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلی (کھانے سے) نفرت تھی مگر اس کو حرام قرار نہیں دیا۔ (اتحاف السادة، ۸/۲۴۳، ملخصاً) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مبارک انگلیوں سے رکابی (یعنی پیٹ) چاٹتے اور فرماتے: کھانے کے آخر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ (شُعْبُ الْاِيْمَانِ، ۵/۸۱، حدیث: ۵۸۵۳) ﴿سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تازہ پھلوں میں خربوزہ اور انگور زیادہ پسند تھے۔ (کنز العمال، ۷/۴۱، حدیث: ۱۸۲۰۰، ملخصاً) ﴿خر بوزہ روٹی اور شکر کے ساتھ کھاتے تھے۔ (اتحاف السادة، ۸/۲۳۶، ملخصاً) ﴿بعض اوقات تر کھجور کے ساتھ (خر بوزہ) کھاتے۔ (ترمذی، ۳/۳۳۲، حدیث: ۱۸۵۰، ملخصاً) ﴿دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے ایک بار تر

کھجوریں دائیں ہاتھ سے کھا رہے تھے اور گٹھلیاں اُلٹے ہاتھ میں رکھ رہے تھے۔ ایک بکری گزری آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کو گٹھلی کے ساتھ ارشاد فرمایا، وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُلٹے ہاتھ سے (گٹھلیاں) کھانے لگی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھے ہاتھ سے کھا رہے تھے حتیٰ کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فارغ ہوئے تو وہ بھی چلی گئی۔ (اتحاف السادة، ۸/۲۳۷ ملخصاً) ❖ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچا لہسن، کچی پیاز و گندنا (ایک بدبودار سبزی) نہیں کھاتے تھے۔ (تاریخ بغداد، ۲/۲۶۲ ملخصاً) ❖ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا، اگر اچھا لگا تو کھالیا اور ناپسند ہوا تو ہاتھ مبارک روک لیا۔ (مسلم، ص ۱۱۴، حدیث: ۲۰۶۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد